© rasailojaraid.com

معیار اتنا اونچا کردیا ہے کہ مغرب کے اربابِ تنقید بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں
مرحوم جنھوں نے اپنی تنقید سے بڑے بڑے اربابِ تحقیق مصنفوں کا ناطقہ بند کردیا
تھا خود ایک عرصہ سے ضیق النفس کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آخر یہ مرض ان کی جان لیکر رہا
حق تعالیٰ ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور دامانِ مغفرت میں چھپالے۔ آمین۔

سب سے آخر میں رنج واندوہ کے گہرے جذبات کے ساتھ ہمیں اپنے مخدوم اور بزرگ مولانا سید طفیل احمد صاحب منگلوری کے حادثۂ وفات کا ماتم کرنا ہے جو ۳۰ مارچ کو پیش آیا مولانا کی عمر اس وقت تقریباً اسّی برس کی تھی۔ سرسید کے زمانہ میں مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں تعلیم پائی تھی۔ عربی کی استعداد معمولی تھی لیکن انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں بے تکلف تحریر و تقریر کی قدرت رکھتے تھے۔ مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ قومی اور سیاسی مسائل میں بڑی بصیرت رکھتے تھے۔ چھوٹے بڑے سینکڑوں مقالات اور رسائل کے علاوہ مرحوم کی ایک عظیم الشان تصنیفی یادگار "مسلمانوں کا روشن مستقبل" ہے۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوصف صورت وسیرت اور وضع قطع کے اعتبار سے بالکل ٹھیٹ مُلّا معلوم ہوتے تھے۔ مزاج میں انتہا درجہ سادگی اور انکساری تھی۔ ساری عمر مسلمانوں کے لئے نہایت ٹھوس اور تعمیری کام کرتے رہے لیکن خود نمائی اور شہرت طلبی کا کہیں آس پاس بھی گذر نہ ہوا تھا۔ اخلاق وعادات کے لحاظ سے اسلامی شرافت و نیک نفسی کے پیکر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس اخلاق کے بزرگ ہماری نظروں سے بہت کم گذرے ہیں۔ ایک زمانہ میں جوازِ سود کے قائل تھے لیکن بعد میں اس سے رجوع کرکے علمائے حق کے ہی ساتھی ہوگئے تھے۔ ایک عرصہ سے چند در چند امراض کا شکار تھے لیکن اپنے فرائض وواجباتِ زندگی کو ادا کرنے میں آخر دم تک جوانوں سے بھی زیادہ باہمت اور مستعد رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو عنبریں کرے اور نعمائے جنت سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com